محمد ظفر اقبال

Managing Director Frago Impex

ظفر اقبال صاحب کی شخصیت ملائیشیا میں تجارتی حلقوں میں اور مذہبی اور سماجی حلقوں میں یکساں مقبول ہیں۔ ملائیشیا میں رہ کر وہ خود بھی دین حق سے وابستہ ہیں اور پاکستانیوں کو بھی دین اسلام سے رشتہ مضبوط رکھنے کے لئے ہروقت کوشاں رہتے ہیں۔سادگی اور عاجزی کا پیکر ہیں خوف خدا میں تڑپنے والا دل اور مشفق مصطفیٰ ﷺ سے معمور سینہ لئے ہوئے ہیں۔منہاج القرآن ویلفیئر سوسائٹی کے پلیٹ فارم سے ملائیشیا میں پاکستانیوں کی دینی اور دنیاوی مشکلات حتیٰ المقدور حل کرنے کی کوششیں جاری رکھیں ہوئے ہیں۔ملت آن لائن نے ان سے تجارتی حوالے اور منہاج القرآن ویلفیئر سوسائٹی کے حوالے سے انٹرویو لیا۔جو آپ کی نظر ہے؟

ملت: ملائیشیا کی تعمیر ترقی پر روشنی ڈالیں۔اور اس کی ترقی کا کیا راز ہے؟

ظفر اقبال: ملائیشیا کی ترقی کا فقط اور فقط ایک ہی راز ہے کہ اس ملک کو مخلص اور ایماندار اور باصلاحیت قیادت نصیب ہوئی ہے۔قیادت بھی ایسی ہے جو صرف اور صرف ملک اور قوم کے بارے میں سوچتی ہے۔اور منصوبے بنا کر ان کو پایہ تکمیل تک بھی پہنچاتی ہے۔ڈاکٹر مہاتیر محمد کی ذات ملائیشیا کے لئے ایک نعمت سے کم نہیں ہے۔دنیا میں شاید ہی کوئی وزیراعظم ہو جو ایک عام شخص کی طرح کارڈ پنچ کرتا ہو۔اور اپنے سینے پر نام کا بیج لگاتا ہو۔مگر ڈاکٹر مہاتیر محمد کی شخصیت میں یہ سب کچھ ہے۔وہ اگر چھٹی بھی لینا چاہتا ہے تو درخواست لکھ کر چھٹی کرتا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ ایسی قیادت اور مخلص رہنما کسی بھی ملک کو میسر آئے جائے تو وہ ملائیشیا کی طرح تیزی سے ترقی کرسکتا ہے۔اس کے برعکس پاکستان میں ہمیشہ سے اچھی قیادت کا رونا ہی رہا ہے۔ملائیشین قوم صلاحیت کے اعتبار سے پاکستانی قوم سے بہت پیچھے ہے ان کی خوش قسمتی ہے کہ ان کو اچھا لیڈر مل گیا ہے۔ہماری پاکستانی قوم ہر لحاظ سے باصلاحیت قوم ہے۔ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمیں نواز شریف اور بے نظیر ملتے رہے۔انشاءاللہ پاکستان کو ایک دن باصلاحیت غیرتمند اور قابل لیڈر شپ مل جائے اور وہ دن انشاءاللہ دور نہیں جب پاکستان بھی ترقی کی منازل طے کریگا۔آمین۔پاکستان کو ملائیشیا کی ترقی سے سبق لینا چاہئے۔اس سلسلے میں تاجر حضرات بہت اہم رول ادا کرسکتے ہیں۔بزنس مین دنیا کے تقریباً ہر ملک میں جاتے ہیں۔وہاں بزنس کے ساتھ ساتھ وہاں کی ترقی میں اہم رول ادا کرنے والی ٹیکنالوجی کو دیکھیں اور اس کو پاکستان منتقل کرنے کے لئے اپنے وسائل کو بروئے کار لائیں غیرملکوں میں جو چھائی ہے وہ دیکھیں اس کو پاکستان میں فروغ دینے کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔ہم بجلی کے بلوں سے لیکر پٹرول پمپ تک آج دنیا سے کئی برس پیچھے ہیں۔یہ وہ عناصر ہیں جن کے فروغ سے ہم ترقی کی راہ پر چل سکتے ہیں

ملت: ملائیشیا میں پاکستانیوں کو کیا کیا مشکلات ہیں۔حکومت پاکستان اس سلسلے میں کیا کچھ کرسکتی ہے۔تا کہ مشکلات کا ازالہ ہوسکے۔

ظفر اقبال: ملائیشیا میں پاکستانیوں کی جہاں اور بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان میں سب سے زیادہ پرابلم غیر قانونی آئے ہوئے پاکستانیوں کو ہوتی ہے اہم مسئلہ ویزا کا ہے۔جو کہ تقریباً تقریباً بند ہو چکا ہے۔اس کے باوجود ایجنٹ حضرات سادہ لوح پاکستانیوں کو ملائیشیا میں لاکر عذاب میں مبتلا کر دیتے ہیں۔سینکڑوں کی تعداد میں پاکستانی اس وقت ایجنٹوں کی وجہ سے پریشان اور قید بند کی تکلیف سے دوچار ہیں ملائیشیا آنے سے پہلے پاکستان کو چاہئے کہ غیر قانونی طور پر لیبر سپلائی کرنے والے ایجنٹوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرے تا کہ معصوم اور غریب پاکستانی مشکلات اور پریشانیوں سے بچ سکیں۔

ملت: اپنے بارے میں بتایئے آپ کیا کرتے ہیں۔آپ کب ملائیشیا آئے؟

ظفر اقبال: میرا تعلق پاکستان کے شہر سیالکوٹ سے اور سیالکوٹ سے جو بھی مصنوعات مثلاً سرجیکل آلات،کھیلوں کا سامان چمڑے کی مصنوعات کو میں ملائیشیا میں 1992ء سے متعارف کرا رہا ہوں۔اور الحمداللہ اس میدان میں Frago Impea کا ایک مقام ہے۔اس کے ساتھ ساتھ میری دلی خواہش ہے کہ اپنے ملک پاکستان کو ٹیکسٹائل سے لیکر کھیلوں کے سامان تک اور آلات جراحی سے لیکر پاکستانی فروٹ تک کو متعارف کرواؤں۔اور لفظ پاکستان اعلیٰ کوالٹی کا ضامن بن جائے۔میں دوسرے بزنس مین حضرات کو بھی دعوت دینا چاہونگا کہ جس قدر ممکن ہوسکے پاکستان اور پاکستانی مصنوعات کو ملائیشیا کی مارکیٹ میں پرومٹ کریں اور پاکستان میں بیٹھے بزنس میں حضرات کا بھی فرض ہے کہ ملکی وقار اور عزت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوالٹی کو اہمیت دیں۔اور پنسلوں کے آڈر کے بدلے میں مسواک بھیج کر اپنی اور ملک کی بدنامی سے پرہیز کریں۔ہمارا مطمع نظر پاکستان اور صرف پاکستان ہونا چاہیے۔بزنس ڈیل کرتے وقت Longteres بزنس کو مدنظر رکھتے ہوئے بزنس کریں۔ایک ہی جھٹکے میں مرغی ذبح کرنے کی ریت کو ختم کریں۔

ملت: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ خواتین کی ترقی میں حجاب رکاوٹ ہے۔

ظفر اقبال: بالکل نہیں حجاب سے ترقی میں رکاوٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ملائیشیا کی ترقی کی مثال آپ کے سامنے ہے مرد خواتین ہر میدان میں شانہ بشانہ اپنے ملک کی ترقی میں اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔معلوم نہیں یہ تصور کیوں ہمارے ذہنوں میں ہے کہ حجاب سے ترقی میں رکاوٹ ہوتی ہے۔عورت کو پردہ اور حجاب میں رکھنے والے مردوں کو نیچی نگاہ رکھنے والے فرمان کیوں بھول جاتے ہیں۔

ملت: پاکستانی سفارت خانے کی کارگردگی سے کیا آپ مطمئن ہیں:؟

ظفر اقبال: سفارت خانے سے بہت کم واسطہ رہتا ہے۔مگر جو اقدامات اور سہولت اب پاکستانیوں کے لئے کئے جارہے ہیں قابل تحسین ہیں سفارت خانے کے عملے کو چاہئے کہ پاکستانیوں کے لئے اپنے دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے اچھے اور فائدہ مند اقدامات کرنے چاہئے۔پاکستانیوں کو سفارت خانے میں عزت واحترام دیا جانا چاہئے۔کیوں کہ ان ہی کی وجہ سے پاکستان کو زرمبادلہ جارہا ہے۔اور اسی سفارت خانے کے عملے کی تنخواہیں تک ادا ہوتی ہیں۔

ملت: آپ کس قسم کے فلاحی کاموں میں پاکستانیوں کی مدد کرتے ہیں۔

ظفر اقبال: میری کوشش ہوتی ہے کہ منہاج القرآن ویلفیئر سوسائٹی کے پلیٹ فارم سے زیادہ سے زیادہ پاکستانیوں کی خدمت کی جائے ان کو جیلوں سے آزاد کرایا جائے۔اور پاکستان بھجوانا یہ ہمارے مشن میں شامل ہے۔

ملت: پاکستان میں بلدیاتی ضلعی الیکشن ہوئے۔اس کے بارے میں اور جنرل مشرف کی دوسالہ حکومت کی کارکردگی کے بارے میں آپ کے کیا تاثرات ہیں؟

ظفر اقبال: بلدیاتی اور ضلعی انتخابات کے بارے میں حکومت کی یہ نیت کہ نیا خون اور نئے چہرے آگے آئیں گے۔اچھی مگر ہم سب نے دیکھا کہ الیکشن میں وہی پرانے چھٹے، وٹے، دولتانے آگے آنے میں کامیاب ہوگئے۔اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں گا کہ حکومت کی اچھی نیت ہونے کے باوجود نیا خون لانے میں ناکام رہی ہے۔حکومت کے ساتھ ساتھ عوام بھی اس میں شامل ہیں جب عوام باشعور نہیں ہوگی یہ وڈیرے اور بڑے لوگ ہمارے سروں پر مسلط رہیں گے۔حکومت کی دوسالہ کردگی تو سب کے سامنے ہے۔مہنگائی کا جانور چوہے سے بڑا ہو کر ہاتھی بن گیا ہے۔بے روزگاری کا یہ عالم ہے کہ نوجوان خودکشی کررہے ہیں۔امن وامان کو قائم کرنے میں حکومت بالکل فیل ہوگئی ہے۔کراچی میں کوئی ایسا دن نہیں گزرتا جس میں قتل نہ ہوتا ہو۔انوسٹمنٹ بالکل رک گئی ہے۔میرے خیال میں یہ وہ عوامل ہیں۔جن سے کسی بھی حکومت کی کارکردگی کو چیک کیا جاسکتا ہے۔امن وامان کو برقرار رکھنے کے لئے وزیر داخلہ کو محض بیانات سے نہیں عملی طور پر کام کرنا ہوں گے۔معین حیدر جب گورنر سندھ تھے تو کراچی میں کچھ امن تھا۔آج وہ گورنر سے زیادہ پاور ہو کر سندھ میں امن وامان قائم کرنے میں کیوں ناکام ہیں۔حکومت کے لئے یہ بہت بڑا چیلنج ہے۔

ملت: ملائیشیا میں ادارہ منہاج القرآن کے قیام کے کیا مقاصد ہیں اور اس کے پلیٹ فارم سے آپ پاکستانیوں کے لئے کیا فلاحی اقدامات کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ظفر اقبال: یہ بہت اچھا سوال کیا ہے آپ نے مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا کہ میں اس سلسلے میں کچھ عرض کروں۔

ملائیشیا میں منہاج القرآن کے قیام کی کئی وجوہات اور اسباب ہیں مگر میں مختصر میں اس کے 5 اہداف آپ کے سامنے پیش کرونگا۔

۱: تعلق باللہ کی دعوت

اس دور میں بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بوجوہ کمزور ہوگیا ہے۔یا کٹ گیا ہے اس بندے کے اندر اعتقادی، اخلاقی اور روحانی خرابیاں بڑھ گئی ہیں۔ان خرابیوں کی وجہ سے سماجی معاشی اور عائلی خرابیاں پیدا ہوئی ہیں۔ایک انسان کے اندر پیدا ہونے والی خرابی پورے معاشرے کی خرابی تک منتج ہوتی ہے۔لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلق باللہ کو پھر سے بحال کر کے خرابی کی جڑ کو کاٹا جائے۔

۲: ربط رسالت کی دعوت

حضور ﷺ سے قلبی تعلق استوار کر لینے کا نام ایمان ہے آج ملی سطح پر ہمارے فتنہ قلب کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ

اگرچہ نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ ہمارا تعلق غلامی ظاہراً اور صورتاً موجود ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تعلق ٹوٹ چکا ہے آج یہ تعلق ہمارے قلب میں موجود ہے مگر حال میں معدوم جبکہ امت کی سطح پر اس فتنہ کا علاج فقط یہ ہے اللہ کے پیارے رسول اللہ ﷺ سے ہمارے تعلق کی یہ کیفیت ہونی چاہئے کہ رسول کریم سے محبت کی تاثیرات سے یہ تعلق خود ہمارا بن جائے۔

۳: رجوع الی القرآن

قرآن مجید کی زندہ ہدایت سے انحراف ایسا مرض ہے جس نے امت کی علمی فکری نظریاتی سیاسی معاشرتی، معاشی تعلیمی اور ثقافتی بنیادیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ اس کے تشخص اور وقار کو نقصان پہنچایا ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے قرآن مجید سے محبت پر مبنی تعلق قائم کیا جائے۔

قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کی جائے۔

قرآن مجید میں تدبر و تفکر کیا جائے۔

قرآن مجید میں سے جو پڑھا جائے اس پر عمل کیا جائے۔

قرآن مجید میں سے جو پڑھا جائے اس کی تبلیغ کی جائے

۴: اتحاد امت کی دعوت

مسلمان اگر ایک مرکز پر باہم متحد ہونا چاہیں تو ان کے اشتراک کی بنیاد صرف اور صرف نسبت غلامی رسول اللہ ﷺ ہے۔ چونکہ ہماری پہچان حضور ﷺ کے امتی ہونے کے حوالے سے ہے۔ محض عقیدہ توحید کی بنیاد پر امت کا اتحاد ممکن نہیں کیونکہ خدا کے پرستار اور عقیدہ توحید کے دعویدار تو دیگر الہامی مذاہب کے پیروکار بھی ہیں۔ مگر وہ نسبت جو ہمیں اور ان کو دو الگ امتوں میں تقسیم کرتی ہے۔ صرف نسبت نبویؐ ہے۔ یہی بنائے محکم ہے جس پر شرق و غرب کے مسلمانوں باہم متحد و منظم کیا جا سکتا ہے۔

۵: غلبہ دین حق کی بحالی کی دعوت

امت اس وقت جس زوال کا شکار ہے وہ کھلی اور ہمہ گیریت کا ہے اس زوال خاتمہ ایک ہمہ گیر اور انقلابی جدوجہد کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ دین حق کی بحالی او احد راستہ مصطفوی انقلاب ہے۔ عالمگیر انقلاب کا یہی وہ راستہ ہے جو نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ نے ہمیں مہیا کیا ہے۔ کیونکہ حضور کریم ﷺ کی بعثت مبارکہ غلبہ دین حق کیلئے ہوئی ہے۔

یہ وہ اہداف اور مقاصد ہیں جن کے پیش نظر ہم نے منہاج القرآن ملائیشیا کا قیام عمل میں لایا۔ ہم اس پلیٹ فارم سے تمام پاکستانی مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ دین اسلام کی سربلندی کے لئے اور اپنے ایمان کو مضبوط سے مضبوط بنانے کیلئے منہاج القرآن سے وابستہ ہو جائیں ہم ملائیشیا میں منہاج القرآن اکیڈمی بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ جہاں پر دینی اور قرآنی تعلیم دی جائے گی۔ ہمارا مشن یہ ہے کہ نوجوان نسل بجائے غیر شرعی کاموں میں اپنا وقت برباد کرنے دین کی طرف رجوع کریں۔ اور قرآن کی تعلیم سے فیضاب ہوں۔ اس سلسلے میں روزانہ عشاء کی نماز کے بعد قرآن کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور ہر اتوار کو بعد نماز مغرب ذکر و درود کی محفل سجائی جاتی ہے۔ جس میں فرزندان توحید شرکت

ہوکر اپنی پیاس بجھاتے ہیں ملت آن لائن کے توسط سے تمام پاکستانیوں کو پیغام دینا چاہوگا کہ وہ ان محافل میں شرکت کی سعادت حاصل کریں۔اس کے ساتھ ساتھ ہم فلاحی کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔اور کئی ایک پاکستانی بھائی اس سے مستفید بھی ہوئے ہیں فلاحی کاموں سے مراد یہ ہے کہ ملائیشیا میں مقیم غیر قانونی پاکستانی جو کسی وجہ سے کسی مشکل میں پھنس جاتا ہے اس کی مدد کرنے کے کام سے لیکر دوسرے بھلائی کے کاموں پر عمل ہورہا ہے۔اور انشاء اللہ جیسے جیسے ہمیں پاکستانیوں کا تعاون ملتا رہے گا فلاحی کاموں میں تیزی اور اضافہ ہونے لگے گا۔

ملت: ملت آن لائن کے اسلامی منصوبہ جات کے بارے میں آپ کا پیغام۔

ظفر اقبال: مجھے یہ جان بہت خوشی ہوئی ہے کہ ملت آن لائن نے پاکستانی خاندانوں کے لئے جو بمعہ اہل وعیال دیارِ غیر میں رہتے ہیں۔اسلامی کتب کو انٹرنیٹ پر رکھنے کا جو منصوبہ شروع کیا ہے۔وہ قابل تحسین ہے۔اور اسٹیڈیم کی تعمیر کا پروجیکٹ بھی ہمارے ایمانی جذبات کی عکاسی کا مظہر ہے۔یہ دونوں منصوبے پاکستان اور پاکستانیوں کے لئے ہیں۔اور ان کو پایہ تکمیل تک بھی ہم نے پہنچانا ہے۔امداد کا پیغام تو یہ ہے کہ ہر شخص اپنے ایمان اور پاکستان سے محبت کے جذبے سے اس میں شامل ہوگا۔میرا تو یہ خیال ہے اور تجویز ہے کہ جن حضرات نے ان منصوبہ جات کے لئے کام کرنا ہے اور جن حضرات کو بذریعہ انٹرویو اور جن حضرات کے انٹرویو اس سلسلے میں ہو چکے ہیں بڑھ چڑھ کر اس میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ ڈالیں۔تاکہ یہ جلد از جلد تکمیل کو پہنچ سکیں۔ان منصوبہ جات کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ نے پاکستانیوں کو موقع فراہم کیا ہے کہ اس کی رضا کے لئے ان میں حصہ ڈالیں۔بزرگان دین فرماتے ہیں کہ اگر اللہ نے اپنے پر مال خرچ کرنے کی توفیق عطا کی ہے تو شکر کرو۔اگر اس مال کو تم دریا کی طرح اس کی راہ میں بہادے تو بھی شکر کا سر جھکائے رکھ۔عین ممکن ہے وہ تیرے مال کو ٹھکرا نہ دے۔اور کسی اور کو یہ توفیق عطا کردے۔تو پھر تو کہاں جائیگا۔اور اس مال کا کیا کرے گا۔کیونکہ یہ مال دولت کے انبار تجھے قارون تو بنا سکتے ہیں۔مگر اللہ کی رضا کے حصول کی ضمانت نہیں دے سکتے۔یہ ضمانت اسی وقت ملے گی۔جب تیرا مال راہ خدا میں لٹے گا۔میرا پیغام ہے تمام پاکستانی بزنس مین جو پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں کہ ملت آن لائن کی طرف سے شروع کیے ان منصوباجات میں اپنا مال دے کر اللہ کی رضا حاصل کرسکیں۔

ملت: کیا پاکستانی تاجروں کا کوئی فورم ملائیشیا میں قائم ہے۔جس کے پلیٹ فارم سے وہ اپنے حقوق اور بزنس کی بات کرسکیں؟

ظفر اقبال: ابھی تک تو کوئی ایسا فورم قائم نہیں ہوا اور نہ پاکستانی تاجر ملائیشا میں متحد ہی ہیں۔متحد سے میری مراد کوئی فورم ہی ہے نہیں۔ہمارے محترم دوست جاوید نیازی صاحب اس سلسلے میں بزنس فورم بنانا چاہتے ہیں میری معلومات تک انہوں نے اس فورم کے لئے تمام کاغذی کارروائی مکمل کرلی ہے انشاء اللہ اللہ کے فضل وکرم سے نیازی صاحب کی کاوشیں رنگ لائیں گی۔

ملت: کیا ملائیشین پاکستان کا دورہ کرتے ہیں؟

ظفر اقبال: میرے علم کے مطابق کافی تعداد میں ملائیشین پاکستان جاتے رہتے ہیں ان میں تاجر حضرات بھی ہوتے ہیں، سرکاری وفود بھی۔اور سیر سیاحت کیلئے بھی بہت سے ملائیشین پاکستان آتے جاتے رہتے ہیں۔اگر پاکستان سیاحت

کے شعبے کے تحفظ کا خیال رکھے تو میرے خیال میں ملائیشین کی تعداد میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

ملت: پاکستان سے پاکستانی تاجروں کے لئے تجارت کے میدان میں بزنس کرنے کے مواقع ہیں؟

ظفر اقبال: پاکستانی تاجروں کے لئے کارپٹ، ہنڈی کرافٹس، کاٹن کی مصنوعات، ٹیکسٹائل میں کافی اچھے مواقع ہیں۔ بس شرط یہ ہے کہ کوالٹی کو مدنظر رکھا جائے۔ کیوں کہ یہاں کے تاجروں کو پاکستانی تاجروں سے بہت شکایات ہیں کہ Samples کچھ دکھاتے ہیں۔ اور ڈیل فائنل ہونے کے بعد چیز دوسری قسم کی بھیج دیتے ہیں۔

ملت: آج اگر کسی بچے سے اس کے مستقبل کے بارے میں پوچھا جائے تو وہ عالم دین بننے کے سوائے انجنیئر، ڈاکٹر بننا کیوں پسند کرتا ہے۔؟

ظفر اقبال: آج جس بچے سے بھی اس کے مستقبل کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں ڈاکٹر بنوں گا۔ پائلٹ بنوں گا۔ انجنیئر بنوں گا۔ طرح طرح کے باتیں کرتا ہے کبھی کسی بچے کے منہ سے یہ نہ سنا گیا ہے کہ وہ عالم دین بننا چاہتا ہے۔ آج عالم دین ہونا آئیڈیل کیوں نہیں رہا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مختلف Professions اور Careers اپنانے کی آرزو یا عزم کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اس سے قبل اس میدان میں جو لوگ ہوتے ہیں جب بچہ معاشرہ میں ان کے مقام حیثیت، عزت اور منصب کو دیکھتا ہے تو اسکے دل میں وہی مقام حاصل کرنے کی آرزو مچلتی ہے۔ اگر بدقسمتی سے آج علماء بالعلوم آئیڈیل نہیں رہا ان کا آئیڈیل ہونا بند ہو چکا ہے۔ تو نوجوان نے بھی پلٹا کھایا ہے۔ جب اکثر علمائے کرام کا کریکٹر، ان کا منصب، شخصیت اور کردار مطلوبہ معیار سے گر کر اس کیفیت کو پہنچ گیا۔ کہ

ثریا سے زمین پر آسمان نے ہم کو دے مارا

تو کسی بچے کا ذہن کس طرح انہیں بطور آئیڈیل قبول کرسکتا ہے۔ وہ کس طرح عالم دین بننے کو اپنا مقصد قرار دے سکتے ہیں۔ یہ بھی سوال کیا جاتا ہے۔ کہ علماء مشائخ کے گھرانے تو دین کے گہوارے ہیں کیا وجہ ہے کہ ان کے بچے بھی ڈاکٹر انجنیئر اور پائلٹ بننے کی باتیں کیوں کرتے ہیں۔ درحقیقت جو علماء کا حال ہے اللہ ماشاءاللہ ان کی اولادیں دوسرے لوگوں سے زیادہ بہتر جانتی ہیں۔ لوگ ان کو محض جبے قبے میں ملبوس، تسبیح و تقدیس میں مشغول دیکھتے ہیں کہ مسجد آ جا رہے ہیں ہاتھ چولے میں جا رہے ہیں۔ لیکن اولاد تو والدین کو قریب سے دیکھتی ہے۔ اس کے سامنے تو شب و روز گھر کی چار دیواری میں اہل خانہ کے ساتھ سلوک اور کمروں کے اندر کے حالات ہیں۔ جب اولادیں والدین کے قول و فعل مس تضاد دیکھتی ہیں تو بہت قریب ہونے کے باعث ذہنی و قلبی طور پر بہت دور ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کہ وہ محرم راز اندرون خانہ ہیں۔ آج اگر علماء اپنے ظاہر و باطن، قول و فعل، خلوت و جلوت میں وحدت اور موافقت پیدا کرلیں تو ان کا وہی مقام اور مرتبہ آسانی سے بحال ہو جائے گا۔ انہیں آئیڈیل بننے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔

ملت: ملت آن لائن کے توسط سے پاکستانیوں کے لئے کوئی پیغام دینا چاہیں گے۔ جو پوری دنیا میں پھیل جائے۔

ظفر اقبال: لوگوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت اور بچاؤ کی خود فکر کریں جس طرح وہ اپنے جسم کو حملہ آور سے بچانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ اور اپنی حفاظت کے لئے حکومت پر تکیہ کر کے نہیں بیٹھتے۔ اسی طرح وہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے اخلاق و اعمال اور حیا کی قدروں کو بیرونی حملہ آوروں کی زد سے بچانے کے لئے ہمہ تن گوش

ہو جائیں۔ نماز کا وقت آ جائے تو جس طرح ہم اپنے آپ پر گھر میں مصلے پر یا مسجد میں جا کر باجماعت نماز کی پابندی کرتے ہیں وہاں شرعی احکام کی جوان اولاد کیطرف سے ہمیں آنکھیں نہیں موند لینا چاہئے۔ بلکہ انہیں بھی فرضیت پر فرض عین کا درجہ رکھتا ہے۔ اگر ہم اپنی اولاد اور نئی نسل کو یہ شرعی ورثہ منتقل نہیں کریں گے۔ تو ایمان کی حفاظت کا فریضہ کس طرح انجام پائے گا۔ آج سوسائٹی میں نئی نسل اسلام کے اصولوں اور تہذیبی اقدار سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ تو اس کے لئے سراسر موردالزام والدین ہیں جو اس کی ذہنی تربیت غیر اسلامی تہذیبی سانچوں میں ڈھال کر کرتے ہیں۔ ہر چیز کا وقت ہوتا ہے۔ جب لوہا گرم ہوتا ہے تو اسے جس طرح چاہے پگھلا کر موڑ سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کی غفلت کی وجہ سے لوہا ٹھنڈا ہو کر جم گیا پھر اس میں کسی طرح کی تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ آج نوجوان بچے اور بچیاں جس ماحول میں پروان چڑھ رہے ہیں اس کا نقشہ ہی کچھ اور ہے۔ وہ اسلامی کتب اور لٹریچر کا مطالعہ کرنے کے بجائے افسانے اور ناول پڑھتے ہیں۔ جن کے رومانی، عریانی اور عریاں کہانیاں اور شہوانی جذبات بڑھکانے والی داستانیں ان کے ایمان اور اخلاق کو گھن کی طرح چاٹنے لگتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان نونہالوں کو سیرت النبی ﷺ، اہل اللہ کے تذکروں کی کتابیں پڑھنے کو دی جائیں۔ تا کہ ان کی سوچ اور فکر میں اسلام کے حوالے سے بنیادی تبدیلی پیدا ہو۔ اور ان کی تہذیبی زندگی اور بود باش پر اسلام کی چھاپ نظر آئے۔ آپ کے گھروں میں T.V پر تو آپ کا اختیار ہے۔ کہ آپ اپنے بچوں اور اہل خانہ کو مخرب اخلاق پروگرام دیکھنے سے روکیں۔ کیا مجبوری ہے۔ بھارتی گانوں اور ناچ کے فحش پروگرام دیکھے جائیں۔ سچ تو یہ ہے کہ جب ایمان کی بات آتی ہے۔ تو آپ کمزور بن جاتے ہیں۔ اور برائی کی بات ہو تو طاقت ور ہو جاتے ہیں۔ دوسروں پر الزام لگانا بہت آسان کام ہے۔ لیکن اپنے گریبان میں جھانکنا اور معاشرے کو نئی تہذیب کے بداثرات سے پاک کرنا آج بہت مشکل اور کٹھن کام ہے۔ دیکھا جائے تو ہم میں سے ہر شخص مجاہد اور سیاسی ہے اگر کمر ہمت باندھ لی جائے اور محض تقریروں اور باتوں میں وقت ضائع نہ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ پورے معاشرے کا ماحول تعفن اور غلاظت سے پاک نہ ہو۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے پوچھا جائے گا (بخاری باب النکاح)

ہر شخص اپنے دائرہ کار کے اندر جوابدہ ہے کوئی گھر کا سربراہ تو اس سے گھر کے معاملات کے بارے میں پوچھ کچھ ہوگی۔ لہٰذا اس امر کی ضرورت ہے کہ اسلام کے عملی نظام کو گھر کی سطح سے لیکر اجتماعی ملکی سطح تک نافذ کر دیا جائے۔ تا کہ دور جدید کی جہاں سوز اور اخلاق باختہ تہذیب وثقافت کے تند و تیز آندھیوں سے نوجوان نسل کے نخل ایمان کو محفوظ و مامون کیا جا سکے۔

ملت: جنرل مشرف کے دہشت گردی کے خاتمہ کے سلسلے میں امریکہ سے کئے گئے تعاون پر آپ کیا اظہار خیال کرنا چاہیں گے۔

ظفر اقبال: وقت کی نزاکت، پاکستان کی سالمیت اور بقا کے لئے ان حالات میں اس سے بہتر فیصلہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جو جنرل مشرف نے کیا ہے۔ میں ذاتی طور پر اس فیصلے کو سراہتا ہوں اور جنرل صاحب کو اس فیصلے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔